اسلامی پروگرام دکھانے والے چینل دیکھنا کیسا ہے؟

از... مفتی محمد اعظم صاحب رضوی دارالافتاء حضور مفتی اعظم ہند بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع مسئلہ ذیل میں آج کل ٹیلی ویژن پر ''مدنی چینل'' اور ''قیوٹی وی'' وغیرہ کے ذریعہ دینی معلومات پر مشتمل مختلف قسم کے پروگرامات نشر کئے جاتے ہیں جن سے عامہ ء ناس کو فائدہ ہورہا ہے۔ اگر یہ پروگرامات نہ دیکھے جائیں تو لوگ بہت سے مسائل سے لاعلم رہ جائینگے۔اب زید کا کہنا ہے کہ ان حالات میں ان پروگرام کی افادیت کے پیش نظر چینل پر مذکورہ پروگرام دیکھنے کی شرعاً اجازت ہونی چاہئے اور بکر کا کہنا ہے ٹی وی پر کوئی بھی پروگرام دیکھنا جائز نہیں ہے دریافت طلب امر ہے کہ زید کا قول درست ہے یا بکر کا؟ اگر بکر کا قول درست ہے تو وہ مبلغین جو چینلوں کے ذریعہ تبلیغ کرتے ہیں وہ مرتکب حرام اور شرعاً گنہگار ہیں یا نہیں؟ کیا وہ اس قابل ہیں کہ انہیں امام ومقتدیٰ بنایا جائے؟

السئلتی... محمد شیر علی وحاجی چاند محمد گوری گنج بنارس۔

الجواب:۔ بعون الملک الوھاب آفت مردوزن ٹیلی ویژن چھوٹی سائز کا سینما ہے متعدد حراموں کا مجموعہ ہے۔ٹاکیز میں جاکے سینما دیکھے یا اپنے گھر بہرحال سینما دیکھنا حرام ہے۔ جاندار کی تصویر دستی ہو یا عکس۔ دیرپا ہو یا سریع الزوال بہرصورت اس کا دکھانا دیکھنا حرام ہے اگر مثلاً ممبئی کے فلم ساز کوئی ایسی فلم بنائیں جس میں تمام خرافات وشیطانی حرکت کے ساتھ ساتھ کسی نمائشی مولانا کی ۲۰/۱۵ منٹ کی دینی تقریر بھی مع تصویر سنائی جائے تو کیا اس تقریر کی وجہ سے اس فلم کا دیکھنا جائز ہوجائیگا؟ اس بکواس کی وجہ سے ٹیلی ویژن والی اس تقریر سے دینی مسائل معلوم ہوتے ہیں، کیا دینی مسائل کتابوں کے ذریعہ یا علمائے کرام اور مفتیان عظام کی بغیر تصویر والی تقریر کے ذریعہ یا معلموں استادوں کے ذریعہ یا دیگر جائز ذرائع سے معلوم نہیں ہوسکتے اور ٹیلی ویژن نہ تھا اس زمانے کے لوگوں کو مسائل دین کی تعلیم نہیں دی جاتی تھی؟ جب تعلیم دین کا جائز ذریعہ موجود ہے تو ناجائز ذریعہ کی بلا میں مبتلا ہونے کی ضرورت کہاں رہی؟ جب یہ بھی دین کا ایک مسئلہ ہے کہ ناجائز طریقہ سے دینی تعلیم نہ دی جائے تو اس مسئلے کو مسلتے ہوئے ٹیلی ویژن پر دینی تقریر مع تصویر سننا کیسے جائز ہوجائے گا۔معلوم ہونا چاہئے کہ شریعت مطہرہ نے بہت ساری ایسی چیزوں کو بھی حرام فرمادیا ہے جن میں فائدہ کم اور گناہ وفساد زیادہ ہے جیسے شراب اور جوا۔قرآن کریم میں ہے ''**وَاثمهما اكبر من نفعهاه ونفعهما**'' یعنی شراب وجوا کا گناہ وفساد زیادہ بڑا ہے انکے فائدے سے شراب میں کچھ فائدہ ہے پینے سے نشہ آیا تو فکر وغم کم ہوجاتا ہے مگر اسکا نقصان وفساد زیادہ ہے کہ جب نشہ ہوگیا تو عقل مختل ہوگئی تو آدمی قتل کردے یا کوئی حرام کام کر بیٹھے یا اپنے آپ کو ہلاک کردے۔نشہ بے شمار فساد کا سبب ہے اسی طرح جوا میں بھی کچھ نفع ہے مگر اس کا فساد زیادہ ہے تو جس چیز میں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہو اس چیز کو بھی شریعت مطہرہ نے ناجائز فرمادیا ہے۔مانا کہ ٹیلی ویژن والی تقریر مع تصویر سے کچھ فائدہ ہے مگر حرام تصویر کے ساتھ تقریر سننا اور تصویر دیکھنا حرام اور تقریر سے پہلے اور بعد میں ٹی وی پر فحش شیطانی حرکت پر مشتمل تصاویر اور آواز دیکھی اور سنی

جاتی ہیں وہ سب حرام ۔ان فسادات کے ہوتے ہوئے ٹیلی ویزن والی تقریر مع تصویر کا جائز بتانے کی کوشش ایسی ہے جیسے کوئی کہے کہ شراب وجوا جائز ہونا چاہئے کہ ان دونوں چیزوں میں کچھ فائدہ ہے کہ شراب پینے سے سرور ہوتا ہے۔اور جوا کھیلنے سے بھی محنت ومشقت کے بغیر مال حاصل ہوتا ہے **لا حولا ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** خلاصہ حکم یہ ہے کہ مدنی چینل نام رکھا جائے یا مکی یا قیوٹی وی، بہر حال ٹی وی پر مع تصویر تقریر یں سننا سنانا ناجائز جیسے کوئی جوا کا نام تجارت بزنس رکھ دے اور شراب کو ٹانک نام رکھ دے تو اس سے جوا اور شراب حلال نہ ہو نگے ایسے ہی مدنی چینل نام رکھ دینے سے بھی یہ چینل جائز نہ ہوگا ۔ہر پڑھا لکھا مسلمان جانتا ہے جو چیز گناہ ناجائز وحرام ہے اسکا اعلانیہ مرتکب فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام ومقتدیٰ بنانا سخت ناجائز وگناہ ہے ''**لان فیہ تعظیمہ وجب وجداھانۃ**'' کیونکہ فاسق معلن کی اس میں تعظیم ہے اور اس کی تعظیم نہ کرنا واجب ہے۔آج شامت نفس سے کتنے مسلمان ٹاکیز میں جاکر سینما دیکھتے ہیں اور ناجائز سمجھتے ہوئے دیکھتے ہیں کتنے ایسے ہیں جن کے اندر کچھ خوف خدا ہے چھپ چھپا کر دیکھتے ہیں جائز ہرگز نہیں جانتے اور ناجائز کو جائز سمجھ کر دیکھنا بہت اشد ہے ۔کفر کی طرف لیجانے والی راہ ہے۔اگر شیطان ونفس کی شامت سے ٹی وی دیکھ لے کسی نمائشی مولانا کی تصویر والی تقریر سن لے ناجائز سمجھتے ہوئے تو گناہ ہے اور اس ناجائز کو جائز کرنے اور سمجھنے کی کوشش کی تو بہت خطرناک ہے ۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور گناہوں سے بچائے ۔کتنے بے حیا بے غیرت ہیں کہ بی بی، بہو، بیٹی، بیٹے کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھتے ہیں ''**اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ**'' کبھی کبھی چندہ وصول کرنے والے مولانا کسی مالدار کے یہاں رسید لے کر پہنچے تو سیٹھ صاحب چائے وغیرہ پلانے کے بعد اپنی مال داری کے زعم کے ساتھ کہنے لگتے ہیں کہ مولانا صاحب چندہ لیجئے گا پہلے یہ بتائیے کہ ٹی وی پر جو دینی تقریر آتی ہے فائدہ کی چیز ہے اور آپ فتویٰ بھی لکھتے ہیں کوئی ایسی گنجائش نکالیے کہ یہ جائز ہوجائے تو یہ مولانا مفتی صاحب سیٹھ صاحب کا رخ سمجھ کر اور زیادہ چندہ ملنے کی فضا دیکھ کر کہتے ہیں کہ آپ ایک سوال لکھ دیجئے میں اپنے مدرسے جاکر ٹیلی ویزن اور قیوٹی وی کے جواز کا فتویٰ لکھ دوگا۔اب تو یہ ایک ضرورت بن گئی ہے بس لمبی رسید بن گئی اور مدرسہ میں جاکر بہت جلد کھٹ سے فتویٰ صادر کردیا کہ ٹی وی پر دینی تقریر مع تصویر سننا ضرورت ہے اسلئے جائز ہے کہ اس میں فائدہ ہے اور حوالے میں الاشباہ والنظائر کی یہ عبارت ''**الضرورات تبیح المحذورات**'' بھی بے سمجھے لکھ دی۔آج کل کچھ اسی قسم کے نام کے مفتی اس عبارت کو لیکے کثیر ناجائز چیزوں کو جائز کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔جس ''**الضرورات تبیح المحذورات**'' کا مطلب اور موقع خوب اچھا بیان کرے گا۔بکر کا قول درست ہے... اللہ تعالیٰ اعلم۔محمد اعظم غفرلہ رضوی مرکزی دارالافتاء حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ، بریلی شریف ۔۶/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ۔

☆☆☆